السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک قریبی رشتہ دار خاتون سے شادی کی تھی اوراس کے بطن سے میرا ایک بچہ پیدا ہوا لیکن ہمارے تعلقات سازگار نہ رہ سکے حتی کہ بعض ایسے اسباب کی بنا پر طلاق تک نوبت پہنچ گئی ، جن کے یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اب مشکل یہ ہے کہ میرے بچے کہ عمر نو سال ہوگئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ ماں کا حق حضانت سات سال تک ہے اوراس کے بعد اختیار دیا جاتا ہے اور ساتویں سال کے بعد جب میں شرعی عدالت میں گیا تاکہ اپنے بچے کو لے سکوں تو عدالت نے مجھے بتایا کہ نئے قانون کے مطابق اب اردن میں حق حضانت پندرہ سال کی عمر تک ہے ۔ میں یہاں سعودی عرب میں مقیم ہوں اور جب چھٹیوں میں اردن جاتا ہون اور بچے کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ بچے کو بہت پکا کر دیا گیا اوراس کے خیالات کو مسموم کر دیا گیا ہے ۔ وہ راستے میں مجھے دیکھ کر بھاگ جاتا ہے بلکہ گالیاں دیتا ہے اور مجھے پتھر مارنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا ۔ میں نے کوشش کی کہ اسے اپنے پاس بلاؤں ، اسے دیکھوں اوراس کے حالات معلوم کروں ، لیکن اس کی ماں نے اسے رد کر دیا ۔ میں نے عدالت سے رجوع کیا تو عدالت نے مجھے بتایا کہ میں اسے ہفتہ میں صرف ایک گھنٹہ اور وہ بھی شیخ کے گھر میں یا عدالت میں مل سکتا ہوں ۔ سوال یہ ہے کہ کیا بچے کو دیکھنا اوراس کی اچھی تربیت کرنا میرا حق نہیں ہے ، کیا شریعت موجودہ صورت حال سے خوش ہے ، میں عدالتوں اور وکیلوں سے تنگ آگیا ہوں ، امید ہے کہ آپ مجھے کوئی حل بتائیں گے تاکہ میں اپنے بچے کو دیکھ سکوں اوراس کی اچھی تربیت کر سکوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تربیت و پرورش کے مسائل اختلافی ہیں اوران کا عدالتوں سے ہے لیکن ہم آپ کو یہ ضرور نصیحت کریں گے کہ عورت کے وارثوں سے اچھا معاملہ کریں باہمی معاملات کو خوش اسلوبی سے طے کرنے کے لیے اپنے اور عورت کے وارثوں کے درمیان اچھے دوستوں کو ڈال لیں اور جس قدر ممکن ہو عورت اوراس کے ولی سے اچھا سلوک کریں تاکہ باہمی اتفاق واتحاد سے مسئلہ حل ہوجائے ، اسی میں ان شاء اللہ سب کے لیے بہتری ہوگی اوراس میں آپ کے بیٹے کے لیے دین و دنیا کی مصلحت ہوگی ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص511

محدث فتویٰ